شعبۂ امور عامہ، سفارتخانہ امریکہ، نئی دہلی

مستند متن

امریکن ایمبیسی، شانتی پتھ، چانکیہ پوری، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۱ فون: ۲۴۱۹۸۰۰۰(۹۱۔۱۱) ایکسٹنشن: ۸۸۲۲
فیکس: ۲۴۱۹۸۸۱۷۔(۹۱۔۱۱) انٹرنیٹ: http://newdelhi.usembassy.gov

دی وہائٹ ہاؤس

پریس سکریٹری کا دفتر

فوری اجرا کے لیے

اسامہ بن لادن کے بارے میں صدر کا بیان

ایسٹ رُوم

11:35 P.M. EDT

صدر: گُڈ ایوننگ۔ آج رات میں امریکی عوام اور دنیا کو یہ بتا سکتا ہوں کہ امریکہ نے ایک ایسی کارروائی کی ہے، جس میں القاعدہ کا لیڈر اور وہ دہشت گرد ہلاک ہو گیا ہے، جو ہزاروں بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچّوں کے قتل کا ذمّے دار تھا۔

یہ تقریباً 10 سال پہلے کی بات ہے جب ہماری تاریخ میں امریکہ کے لوگوں پر ایک بدترین حملے نے ستمبر کے ایک روشن دن کو تاریک بنا دیا تھا۔ 11/9 کے نقوش ہماری قومی یادوں میں ثبت ہو کر رہ گئے ہیں — ستمبر کے نیلے آسمان سے نمودار ہونے والے ہائی جیک کیے ہوئے طیارے؛ ٹوئن ٹاورز کا زمیں بوس ہونا، پینٹے گان کی عمارت سے اُٹھتا ہوا سیاہ دھواں، شینکس ول، پنسلوینیا میں پرواز 93 کا ملبہ، جہاں شہریوں کے بہادرانہ اقدامات نے کہیں زیادہ بڑی مصیبت اور تباہی سے بچا لیا۔

اور اس سب کے باوجود، ہمیں معلوم ہے کہ بدترین مناظر وہ ہیں، جو دنیا نے نہیں دیکھے۔ کھانے کی میز پر خالی نشست، بچّے جو اپنی ماں یا اپنے باپ کے بغیر پلنے بڑھنے پر مجبور ہوئے۔ والدین، جو کبھی یہ نہ جان سکیں گے کہ بچّے کو سینے سے لگا لینے کا احساس کیا ہوتا ہے۔ ہمارے دلوں میں ایک خلا کو چھوڑتے ہوئے، تقریباً 3,000 شہریوں کو ہم سے چھین لیا گیا۔

11 ستمبر، 2001 کو جو ہمارے رنج والم کا دن تھا، امریکہ کے لوگ یکجا ہو گئے۔ ہم نے ہمسایوں کی جانب مدد کا ہاتھ بڑھایا اور زخمیوں کے لیے اپنا خون پیش کیا۔ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تعلق اور اپنی کمیونٹی اور اپنے ملک کے لیے اپنی محبت کا اعادہ کیا۔ اُس دن، اس سے قطع نظر کہ ہم کہاں سے آئے، کس خدا کی ہم عبادت کرتے ہیں یا ہم کس نسل یا کس لسانی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں، ہم ایک امریکی خاندان کی حیثیت سے متحد تھے۔

ہم اپنے ملک کا دفاع کرنے اور اُن لوگوں کو انصاف کے کٹہرے تک پہنچانے کے عزم میں بھی متحد تھے، جنہوں نے یہ وحشیانہ حملہ کیا تھا۔ ہمیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ 11/9 کے حملے القاعدہ نے کیے تھے -- اسامہ بن لادن کی قیادت میں وہ تنظیم، جس نے امریکہ

کے خلاف کھلم کھلا اعلانِ جنگ کیا ہوا تھا اور جو ہمارے ملک میں اور دنیا بھر میں بے گناہ لوگوں کو ہلاک کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اپنے شہریوں، اپنے دوستوں اور اپنے اتحادیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے القاعدہ کے خلاف جنگ شروع کی۔

ہماری مسلح افواج اور انسدادِ دہشت گردی کے لیے ہمارے پیشہ ور ماہرین کے بے تکان اور جرأت مندانہ کام کی بدولت، ہم نے پچھلے دس برسوں کے دوران اپنی اُس کوشش میں بڑی پیش رفت کی ہے۔ ہم نے دہشت گردوں کے حملوں میں خلل ڈالا اور اپنے اندرونِ ملک دفاع کو مضبوط بنایا ہے۔ ہم نے افغانستان میں طالبان کی حکومت ختم کر دی، جس نے بن لادن اور القاعدہ کو محفوظ پناہ گاہ اور مدد فراہم کی تھی۔ اور ہم نے دنیا بھر میں اُن متعدد افراد سمیت، جو 11/9 کی سازش کا حصّہ تھے، القاعدہ کے بیسیوں دہشت گردوں کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کے لیے اپنے دوستوں اور اتحادیوں کو ساتھ مل کر کام کیا۔

اس کے باوجود، اسامہ بن لادن گرفتاری سے بچتا رہا اور افغانستان سے سرحد پار کر کے پاکستان کو فرار ہو گیا۔ اس دوران، القاعدہ نے سرحدی علاقوں سے اور دنیا بھر میں اپنی اتحادی تنظیموں کے ذریعے اپنی کارروائیاں جاری رکھیں۔

اور لہٰذا، میں نے اپنا منصب سنبھالنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد، سی آئی اے کے ڈائرکٹر لیون پناٹا کو ہدایت کی کہ وہ القاعدہ نیٹ ورک کو درہم برہم کرنے، منہدم کرنے اور اُسے شکست دینے کے لیے ہماری کوششوں کے ساتھ ساتھ، القاعدہ کے خلاف ہماری جنگ میں بن لادن کو ہلاک کرنے یا زندہ پکڑ لینے کو اعلیٰ ترین ترجیح کا معاملہ بنالیں۔

پھر گذشتہ اگست میں، ہماری انٹیلی جینس کمیونٹی کے جانفشانی کے ساتھ برسوں کے کام کے بعد، مجھے بن لادن کے ممکنہ اتے پتے کے بارے میں کسی ایسی مُخبری سے آگاہ کیا گیا، جس پر پوری طرح یقین کر لینا محال تھا، اور اس اطلاع کی حقیقت تک پہنچنے میں کئی مہینے لگ گئے۔ اس دوران، جبکہ ہم اس امکان کے بارے میں مزید اطلاعات حاصل کر رہے تھے کہ ہم نے عین پاکستان کے اندر کسی احاطے میں بن لادن کے روپوش ہونے کے مقام کا پتہ چلا لیا ہے، میں اپنی قومی سلامتی کی ٹیم کے ساتھ بار بار اجلاس کرتا رہا۔ اور آخرِ کار پچھلے ہفتے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ہم نے کارروائی کرنے کے لیے کافی انٹیلی جینس حاصل کر لی ہے اور میں نے اسامہ بن لادن کو پکڑنے اور اُسے انصاف کے کٹہرے تک پہنچانے کی کارروائی کی منظوری دے دی۔

آج امریکہ نے، میری ہدایت پر ایبٹ آباد، پاکستان میں ایک احاطے کو نشانے پر لے کر اُس کے خلاف کارروائی کی۔ امریکیوں کی ایک چھوٹی سی ٹیم نے غیر معمولی جرأت اور صلاحیت کے ساتھ یہ کارروائی کی ہے۔ کسی امریکی کو گزند نہیں پہنچا۔ انہوں نے کوشش کی کہ عام شہریوں کا جانی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے فائرنگ کے ساتھ ایک جھڑپ میں اسامہ بن لادن کو ہلاک کر دیا اور اس کی لاش کو قبضے میں لے لیا۔

دو عشرے سے زیادہ عرصے سے، بن لادن القاعدہ کا لیڈر اور اس کی علامت رہا ہے، اور ہمارے ملک، ہمارے دوستوں اور ہمارے اتحادیوں کے خلاف حملوں کے منصوبے بناتا رہا ہے۔ ہمارا ملک القاعدہ کو شکست دینے کی جو کوششیں کرتا رہا ہے، بن لادن کی موت ان میں اہم ترین کارنامہ ہے۔

لیکن اس کی موت سے ہماری کوششیں ختم نہیں ہوئیں۔ بلاشبہ القاعدہ کی طرف سے ہمارے خلاف حملے کرنے کی کوششیں جاری رہیں گی۔ ہمیں اپنے ملک میں اور بیرون ملک چوکنا رہنا ہو گا۔۔ اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

ایسا کرتے وقت، ہمیں اس بات کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے کہ امریکہ اسلام کے ساتھ جنگ کی حالت میں نہیں ہے، اور نہ کبھی ہو گا۔ میں نے صاف طور سے کہہ دیا ہے، بالکل اسی طرح جیسے صدر بُش نے نائن الیون کے فوراً بعد کہا تھا، کہ ہماری جنگ اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ بن لادن مسلمانوں کا لیڈر نہیں تھا۔ وہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کا قاتل تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ القاعدہ نے ہمارے اپنے ملک سمیت بہت سے ملکوں میں سینکڑوں مسلمانوں کا خون بہایا ہے۔ لہٰذا ان سب لوگوں کو اس کی موت کا خیر مقدم کرنا چاہیئے جو امن اور انسانی وقار میں یقین رکھتے ہیں۔

گذشتہ برسوں میں، میں نے بار بار واضح کر دیا تھا کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بن لادن پاکستان میں کہاں ہے، تو ہم کارروائی کریں گے۔ ہم نے ایسا ہی کیا ہے۔ لیکن یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ انسدادِ دہشت گردی میں پاکستان کے ساتھ ہمارے تعاون سے ہمیں بن لادن تک اور اس کمپاؤنڈ تک پہنچنے میں مدد ملی جہاں وہ چھپا ہوا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بن لادن نے پاکستان کے خلاف بھی جنگ کا اعلان کر دیا تھا، اور پاکستان کے لوگوں کے خلاف حملوں کا حکم دیا تھا۔

آج شب میں نے صدر زرداری کو فون کیا، اور میری ٹیم نے بھی اپنے پاکستانی ہم منصبوں کے ساتھ بات کی ہے۔ وہ متفق ہیں کہ یہ ہمارے دونوں ملکوں کے لیے بڑا اچھا اور تاریخی دن ہے۔ اور آنے والے دنوں میں، یہ ضروری ہے کہ القاعدہ اور اس کے حلیفوں کے خلاف جنگ میں پاکستان ہمارے ساتھ شامل رہے۔

اس جنگ کا انتخاب امریکہ کے لوگوں نے نہیں کیا تھا۔ یہ جنگ ہمارے ساحلوں تک لائی گئی تھی اور اس کا آغاز ہمارے شہریوں کے بے معنی قتلِ عام سے ہوا۔ 10 سال کی محنت، جدوجہد، اور قربانی کے بعد، ہم جانتے ہیں کہ جنگ کی کتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ مجھے جب کبھی کمانڈر ان چیف کی حیثیت سے کسی ایسے گھرانے کے نام خط پر دستخط کرنے پڑتے ہیں جس کا کوئی پیارا جنگ میں کام آیا ہے، یا جب کبھی میں کسی ایسے فوجی کی آنکھوں میں دیکھتا ہوں جو شدید زخمی ہوا ہے، تو مجھے ان کوششوں کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔

لہٰذا امریکی جنگ کی قیمت سے بخوبی واقف ہیں۔ تاہم ایک ملک کی حیثیت سے، ہم کبھی یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ہماری سلامتی کے لیے خطرہ پیدا ہو، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ہمارے لوگ ہلاک ہوتے رہیں اور ہم خاموش کھڑے رہیں۔ ہم اپنے شہریوں اپنے

دوستوں اور اتحادیوں کے دفاع میں ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے۔ ہم ان اقدار کو ہمیشہ عزیز رکھیں گے جو ہماری پہچان ہیں۔ اور آج کی رات ہم ان خاندانوں سے جن کے عزیز القاعدہ کی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے، کہہ سکتے ہیں کہ بالآخر انصاف کا بول بالا ہوا ہے۔

آج کی شب، ہم انٹیلی جنس اور انسدادِ دہشت گردی کے ان گنت ماہرین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے انتھک محنت کی ہے۔ ان کا کام امریکہ کے لوگوں کے سامنے نہیں آتا، نہ وہ ان کے نام جانتے ہیں۔ لیکن آج کی شب، وہ اپنے کام سے حاصل ہونے والا اطمینان محسوس کر سکتے ہیں، اور انصاف کی جستجو میں اپنی کوششوں کے نتائج دیکھ سکتے ہیں۔

ہم ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے یہ آپریشن مکمل کیا کیوں کہ یہ لوگ ان لوگوں کی پیشہ ورانہ مہارت، حب الوطنی، اور بے مثال جرأت کی مثال ہیں جو ہمارے ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ اور یہ اس نسل کا حصہ ہیں جس نے ستمبر کے اس دن کے بعد سے سب سے زیادہ بوجھ برداشت کیا ہے۔

آخر میں، میں ان خاندانوں سے جنہیں نائن الیون کے روز اپنے پیاروں کا نقصان اٹھانا پڑا، کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے نقصان کو کبھی نہیں بھولے، نہ ہی ہمارے اس عزم میں کبھی کوئی کمی آئی ہے کہ ہم اپنے ساحلوں پر کسی دوسرے حملے کو روکنے کے لیے جو بھی ضروری ہو گا، کریں گے۔

اور آج کی شب، اتحاد کے اس احساس کو یاد کیجیے جو نائن الیون کے دن سارے ملک میں جاری و ساری تھا۔ میں جانتا ہوں کہ بسا اوقات یہ احساس کچھ کمزور ہوا ہے۔ لیکن آج کا کارنامہ ہمارے ملک کی عظمت اور امریکی عوام کے عزم کا آئینہ دار ہے۔

ہمارے ملک کی حفاظت کا مقصد ابھی مکمل طور سے حاصل نہیں ہوا۔ لیکن آج کی شب ایک بار پھر ہماری یاد دہانی ہوتی ہے کہ ہم جو کام کرنے کا تہیہ کر لیں، امریکہ اسے مکمل کر سکتا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی تاریخ کی کہانی ہے، وہ چاہے ہمارے عوام کے لیے خوشحالی کی تلاش ہو، یا ہمارے تمام شہریوں کے لیے برابری کی جدوجہد ہو۔ بیرونی ملکوں میں اپنی اقدار کی سربلندی کے لیے ہمارا عزم ہو یا دنیا کو زیادہ محفوظ جگہ بنانے کے لیے ہماری قربانیاں۔

یاد رکھیئے کہ ہم یہ سب چیزیں کر سکتے ہیں صرف اس لیے نہیں کہ ہمارے پاس دولت اور طاقت ہے، بلکہ اس لیے کہ ہم اپنی اقدار پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم ایک ملک ہیں، خدا کی سایے میں، ناقابلِ تقسیم، جس میں سب کو آزادی اور انصاف میسر ہے۔

آپ کا شکریہ۔ خدا آپ پر برکتیں نازل کرے۔ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ پر خدا کی برکتیں نازل ہوں۔

END 11:44 P.M. EDT